خطاب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع افتتاح مسجد بیت الواحد HANAU جرمنی

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ امن اور سلامتی میں رکھے۔ اس کے بعد میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر ہمارے اِس فنکشن میں تشریف لائے۔ اور اِس وقت جو تعداد یہاں کے مہمانوں کی مجھے نظر آ رہی ہے جن میں سے اکثریت احمدی نہیں ہے۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں کے رہنے والے لوگ کھلے دل کے لوگ ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ اُن کے ہمسایوں میں آ کے کون لوگ بسے ہیں۔ اور یہی ثبوت ہے اُن کے کھلے دل ہونے کا کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس مسجد کے افتتاح کے موقع کو رونق بخشی۔

مساجد کا افتتاح ایک مذہبی فنکشن ہے اور اِس مذہبی فنکشن میں ایسے لوگوں کا آنا جن کا اُس مذہب سے کوئی تعلق نہیں میرے نزدیک ایک بہت بڑی بات ہے اور یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ اِس شہر کے لوگ آپس میں پیار اور محبت سے مل جل کے رہیں۔ پس اِس بات پر میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور تمام مقررین کا بھی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بڑا کھل کر اظہار کیا۔ اور یہ شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے۔ ایک دینی فریضہ بھی ہے اور ایک اخلاقی فریضہ بھی ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو تم خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو لوگ ایک مسجد اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس عبادت کے ساتھ اس کا شکر گزار بندہ بنا جائے، وہ یہ کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے، اللہ کے رسول کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے اُن لوگوں کا شکریہ ادا نہ کریں جو اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے ہیں، مل جل کر رہنے والے ہیں۔ پس یہ میرا شکریہ ادا کرنا ایک میرا دینی فریضہ بھی بن جاتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے یہاں کے نیشنل امیر صاحب نے اپنے خیالات کے اظہار میں یا شہر کے تعارف میں کہا کہ شہر میں بہت سارے علمی اور ادبی لوگ بھی پیدا ہوئے، مختلف قسم کے دوسرے لوگ بھی آئے۔ شہروں کی ایک حقیقت تو یہی ہوتی ہے کہ شہروں میں بسنے والے مختلف طبقات ہوتے ہیں، مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ نہ کسی شہر کو اس لئے برا کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کے چند لوگ شدّت پسند ہیں اور نہ کسی شہر کی خوبی صرف اتنی ہے کہ وہاں پہ چند اچھے لوگ رہتے ہیں۔ بلکہ شہر تو مجموعہ ہے لوگوں کا۔ اور جب اکثریت اچھے لوگوں کی ہو جو پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں تو شہر کی یہی سب سے بڑی خوبی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ شہر بڑا خوش قسمت ہے کہ یہاں کی اکثریت بہت اعلیٰ اخلاق رکھنے والے لوگوں کی ہے۔

اس مسجد کی جگہ کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک سپر مارکیٹ ہوتی تھی اور ایک سپر مارکیٹ میں لوگ اپنی گروسری خریدنے کے لئے، شاپنگ کرنے کے لئے اور مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جاتے ہیں اور رقم خرچ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں اِس سپر مارکیٹ کو، اب جو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے تو اس میں دنیاوی اور مادی چیزیں تو نہیں ملیں گی۔ لیکن یہ جو ایک خدا کا گھر بنایا گیا ہے۔ اُس خدا کا گھر، جس نے کہا کہ میری عبادت بھی کرو اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کا اظہار بھی کرو۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرو اور امن اور محبت کی فضا بھی قائم کرو۔ پس اب اس جگہ، شہر کے لوگوں کے لئے، یہاں رہنے والوں کے لئے یہ روحانی مال میسر آئے گا یہ چیزیں میسر آئیں گی جو بغیر کسی قیمت کی ادائیگی کے میسر آ سکتی ہیں اور انشاء اللہ یہاں آنے والے، یہاں رہنے والے احمدی، اِس مسجد کو آباد کرنے والے احمدی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں گے۔ اور ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد بننے کے بعد اُس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ اُس نے مسجد کے حق کو اگر ادا کرنا ہے تو اِس مسجد میں آ کر خدائے واحد کی صرف عبادت کرنا کافی نہیں ہے بلکہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ بھی ضروری ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ محبت اور پیار کی فضا کو پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہاں آنے والے ہر شخص کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ یہ گھر جو ہم نے خدا کے نام پہ بنایا ہے صرف عبادت کرنے والا گھر نہیں ہے۔ بلکہ یہاں سے محبت اور پیار کی باتیں آپ تک پہنچیں گی۔ محبت اور پیار کے تحفے آپ کو دیئے جائیں گے۔ اور یہی وہ اصل حقیقت ہے جو مسجد کی ہونی چاہئے اور ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمانوں، احمدی مسلمان اس لئے کہتا ہوں کہ اِس وقت مسلمانوں میں بہت سارے ایسے طبقات ہیں جن پہ شدّت پسندی کا الزام لگایا جاتا ہے یا بعض ایسے بھی ہیں جن سے بعض حرکات ہو سکتی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو اس زمانہ میں اُس مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے والی ہے جس نے آ کے ہمیں یہ بتایا کہ اسلام محبت، پیار ماننے والے ہو، اُس خدا کی عبادت کرنے والے ہو جس نے قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں ہی ہمیں یہ حکم دے دیا کہ میں رب العالمین ہوں۔ میں صرف مسلمانوں کا رب نہیں۔ مسلمانوں کا خدا نہیں۔ میں عیسائیوں کا بھی رب ہوں۔ میں یہودیوں کا بھی رب ہوں۔ میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کا بھی رب ہوں۔ حتیٰ کہ میں ہر انسان کا رب ہوں۔ حتیٰ کے تمام مخلوق کا رب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ ربوبیت ہمیں بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ سب کو پالنے والا ہے، سب کی پرورش کرنے والا ہے سب کی زندگی کے سامان پیدا کرنے والا ہے اور سب کو زندگی دینے والا ہے۔

پس جب ہم اُس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو سب کی پرورش کرنے والا ہے تو پھر ایک حقیقی احمدی مسلمان کی خصوصیت تب ہی ہو سکتی ہے جب وہ اپنے ہمسایوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر عمل کرتے ہوئے، لوگوں کو یہ احساس دلائے کہ میرے سے تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ اگر تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو تو میں ہر مدد کے لئے تیّار ہوں۔ میں تمہارے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کے لئے تیّار ہوں۔ تمہاری پرورش کرنا جو میرے خدا کا کام ہے، اگر میرے میں طاقت ہے تو اُس کے لئے بھی اور ہر یتیم کے لئے، ہر بیمار کے لئے، ہر ضرورتمند کے لئے میں آگے آنے والا ہوں۔

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کہتے ہیں کہ وہ ربّ العالمین ہے اور جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ مجھے ماننے والے میری صفات کو بھی اختیار کریں تو یہ صفت بھی ہمیں اختیار کرنی چاہئے اور تب ہی ہم حقیقی مسلمان بھی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی، بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمایا کہ بندوں کی خدمت میں آگے بڑھو۔ آپ نے جب نبوّت کا دعویٰ کیا اس سے پہلے مکہ میں ایک تنظیم قائم تھی خدمتِ انسانیت کے لئے، خدمتِ خلق کے لئے کچھ اچھے صاحبِ حیثیت لوگ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا ہم خدمت کریں گے۔ لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کریں گے۔ لوگوں کی تکلیفوں کو دور کریں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شامل ہوئے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوّت کے مقام سے سرفراز فرمایا اور اُس وقت آپ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کرنے والے بن گئے تب بھی آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ گو کہ میں نبی ہوں، گو کہ میرے ماننے والے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ لیکن وہ تنظیم جو اسلام سے پہلے قائم ہوئی تھی اور جس میں اب بھی غیر مسلم لوگ شامل ہیں، چاہے وہ غیر مسلم ہوں اگر مجھے بلائیں کہ اُس تنظیم میں شامل ہو جاؤ اور انسانیت کی خدمت کرو تو میں خوشی سے جاؤں گا اور اُس میں شامل ہو کر انسانیت کی خدمت کروں گا۔ تو یہ مقام ہے ایک مسلمان کا، ایک حقیقی مسلمان کا، ایک احمدی مسلمان کا کہ کس طرح وہ انسانیت کی خدمت کو ترجیح دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عبادتیں بعض دفعہ خدمتِ انسانیت کے کاموں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں یا بعض دفعہ تمہاری عبادتوں کی، بہ نسبت خدمت انسانیت کے، کم ترجیح ہے۔ یا بعض دفعہ اگر تمہیں انسانیت کی خدمت کے لئے بلایا جائے یا کسی انسان کی تکلیف دور کرنے کے لئے بلایا جائے تو تم عبادت کو چھوڑو اور پہلے اپنے بھائی کی تکلیف دور کرو۔ پس یہ ہے وہ تعلیم اُس حقیقی مسلمان کی جو مسجد میں عبادت کے لیے آتا ہے اور یہ تعلیم اُس کو عمل کرنے کے لئے دی گئی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مئیر صاحب نے یہاں تقریر کی۔ ان کا میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اور یہاں کی کونسل نے یہاں کے سیاستدانوں نے اِس مسجد کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کی۔ اور پھر صرف انتظامیہ کی مدد سے مسجد نہیں بن سکتی تھی جبتک ہمارے ہمسائے اور یہاں کے مقامی لوگ بھی اس میں شامل نہ ہوتے۔ پس میں آپ سب کا اس لحاظ سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہماری مسجد کی تعمیر میں، اس کے قائم کرنے میں مدد کی اور ایک گھر احمدی مسلمانوں کو اس لئے مہیا کر دیا کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کر سکیں اور یہاں اکٹھے ہو کر، جمع ہو کر، انسانیت کی خدمت کے منصوبے بنا سکیں۔ یہاں کے شہریوں کی خدمت کے لئے اپنی پلاننگ کر سکیں اور ان شہریوں کو جگہ مہیّا کر سکیں کہ وہ یہاں آئیں اور اپنے فنکشن کریں۔

ہماری مساجد تو ہر ایک کے لئے کھلی ہوتی ہیں۔ اور اسی لئے بعض جگہ پہ ملٹی پرپز ہال بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسی لئے کہ جو بھی فنکشن ہوں، بے شک غیر مسلموں کے بھی ہوں وہاں آ کے آرام سے کر سکتے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مئیر صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ دنیا اکٹھی ہو رہی ہے۔ یہ بات میں اکثر جگہ بیان کرتا ہوں۔ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب دنیا میں فاصلے ہوتے تھے۔ اب فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ سفر کے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں اور رابطوں کے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں۔ اگر سفر مہینوں کا گھنٹوں میں طے ہونے لگا ہے تو رابطوں کے فاصلے، مہینوں کے سیکنڈز کے اندر اندر طے ہونے لگے ہیں۔ بلکہ سیکنڈ سے بھی کم حصہ میں طے ہونے لگے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ پس جب ایسی صورتحال ہو تو دنیا ایک دوسرے کو

جان لیتی ہے۔ ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل کر لیتی ہے۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دوسو چھ ممالک میں ہیں، یہاں اِس شہر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ چند سیکنڈ میں مثلاً اِس جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی، چند سیکنڈ میں یا اِس سے تھوڑی دیر کے بعد یہی فنکشن ساری دنیا کے احمدی جان لیں گے۔ بلکہ نہ صرف احمدی لوگ بلکہ احمدی لوگوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی جان لیں گے۔ بلکہ بعض جگہ ایسی صورتحال بھی ہے کہ وہاں کے مقامی ٹی وی چینل اور ریڈیو خبریں دیتے ہیں۔ اُن کو بھی پتا لگ جائے گا وہ بھی شائد یہ خبر دے دیں۔ تو اتنے فاصلے سمٹ گئے ہیں کہ ایک شہر جس کی آبادی نوّے ہزار کہی جاتی ہے، اس شہر میں ہونے والے اس پروگرام کی خبر دنیا کے ہر ملک میں پھیل جائے گی۔ تو اِس سے زیادہ اور کیا دلیل فاصلے سمٹنے کی ہوسکتی ہے۔

اِس چھوٹے سے شہر میں باوجود اِس کے کہ اس کی آبادی نوّے ہزار ہے مجھے یہ سُن کے حیرت ہوئی کہ یہاں ایک سو ستائیس قومیں رہتی ہیں اور محبت اور پیار سے رہتی ہیں۔ اتنی مختلف قسم کی نسلوں اور قوموں کا یہاں رہنا یہی بتاتا ہے کہ اِس شہر کے لوگوں میں کھلے دِل ہونے کی نہ صرف صلاحیت ہے بلکہ اِس کا اظہار اُن کے عمل سے بھی ہوتا ہے۔ پس اس شہر کے رہنے والوں کی یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ خوبی ہمیشہ اِن لوگوں میں قائم رہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں بتایا کہ تم میری صفات کو اختیار کرو۔ اُس نے ہمیں کہا کہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار رکھو۔ اُس نے محبت اور پیار ہماری فطرت میں پیدا کیا ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض مفاد پرست عناصر فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دلوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بچنا ہر عقلمند انسان کا کام ہے۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اگر ہمارے میں کوئی فتنہ ڈالنے کی کوشش کرے بھی، یہ کہنے کی کوشش کرے بھی کہ فلاں آپ کے خلاف بول رہا ہے یا فلاں نہیں بول رہا تو اگر ضرورت ہو تو قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہم ضرور اُس کا جواب دیتے ہیں۔ لیکن بلاوجہ کی رنجشیں پیدا کر کے اور فساد پیدا کر کے ماحول کو بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ نمونہ آپ نے یہاں جماعت میں یقیناً دیکھا ہوگا۔ اور اِس مسجد کے بننے کے بعد اِس نمونہ کا اظہار مزید کھل کر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوگا۔

پس میں یہاں کے مہمانوں سے، یہاں کے شہریوں سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ اِس محبت اور پیار اور بھائی چارہ اور آپس میں مل جل کے رہنے کی خوبی کو ہم نے ہمیشہ قائم رکھنا ہے۔ اور اگر کوئی فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم نے مل کر اس کو ختم کرنا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس بارہ میں ہر قدم میں آپ کے ساتھ ہوگی اور بلکہ سب سے آگے ہوگی۔ آج دنیا کو شدّت پسندی کی بجائے محبت کی ضرورت ہے۔ پیار کی ضرورت ہے۔ بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ آپس کے تعلق کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم نے دنیا میں محبت اور پیار پیدا کرنا ہے تو ہر سطح پر، ہر شہر کی سطح پر، ہر علاقہ کی سطح پر، ہر ملک کی سطح پر اور دنیا کی سطح پر آپس میں برداشت اور محبت اور پیار کو پیدا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی پڑے گی اور مِل جُل کر اِس کام کو کرنا پڑے گا۔ مختلف قومیں ہیں، مختلف مذاہب ہیں، مختلف قبیلے ہیں جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں لیکن ایک چیز اللہ تعالیٰ نے سب کو کہی کہ تم لوگ فساد کرنے والے لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ۔ بلکہ آپس میں محبت اور پیار کو بڑھاؤ۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو ہم ہر جگہ پھیلاتے بھی ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے اور میئر صاحب نے بھی اس کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد ہر ایک کے لئے کھلی ہے اور یہ یقیناً کھلی ہے۔ اس لئے کھلی ہے تا کہ ہمارے آپس میں محبت اور تعلقات بڑھیں۔ یہاں مختلف پارلیمنٹیریز نے بھی خطاب کیا۔ سیاستدانوں نے خطاب کیا کہ امن کو برباد کرنے والے بہت سارے لوگ ہیں جو برباد کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کا کام ہی فساد ہے۔ پس ہم نے ان فسادیوں سے بچنا ہے اور یقیناً ایک عقلمند انسان کا کام ہے کہ فسادیوں سے بچا جائے۔ اور محبت اور پیار کو قائم کیا جائے۔ دنیا نے آپس کے تعلقات کو خراب کر کے، فساد پیدا کر کے، جھگڑے اور لڑائیاں پیدا کر کے، کیا حاصل کیا ہے۔

گزشتہ جو دو جنگِ عظیم ہوئی ہیں اُن میں ہم نے یہی دیکھا کہ دنیا تباہ ہوئی اور کئی دسیوں ملین لوگ اس دنیا سے چلے گئے اور جنگوں سے اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ پس امن ہی اصل چیز ہے اور امن سے ہی انسانیت کی قدریں قائم ہوتی ہیں۔ اور امن قائم ہوتا ہے محبت اور پیار اور آپس کے تعلقات پیدا کرنے سے اور دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے سے، پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ ہم نے امن کے قائم کرنے کے لئے ہر سطح پر محبت اور پیار کو رائج کرنا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم امن قائم کرنے کے لئے ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم نے ہر مذہب کی عبادت کرنے والے کی حفاظت کرنی ہے۔ اور ہر مذہب کی عبادت گاہ کی حفاظت کرنی ہے۔ قرآنِ کریم میں یہی حکم آیا ہے کہ اگر ان فساد کرنے والے لوگوں اور مذہب کو ختم کرنے والے لوگوں کے ہاتھوں کو نہیں روکو گے تو یہ نہ کسی چرچ کو باقی رہنے دیں گے نہ کسی Synagogue کو باقی رہنے دیں گے نہ کسی اور عبادت خانہ کو باقی رہنے دیں ورنہ کسی مسجد کو باقی رہنے دیں گے۔ مطلب یہ کہ یہاں آ کر عبادت کرنے والوں کے دلوں میں فساد اور کدورتیں پیدا کریں گے۔ جس کی وجہ سے پھر یہاں مسجدوں میں یا عبادتگاہوں میں پیار اور محبت کی تعلیم دینے کی بجائے فساد کی تعلیم دی جائے گی۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ پیار اور محبت کی جگہیں دنیا میں قائم ہوں۔ جب کہ جتنی مذہبی عبادتگاہیں ہیں وہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ پس قرآنِ کریم ہمیں کہتا ہے کہ تم صرف مسجد کی حفاظت نہ کرو بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کی عبادتگاہ کی حفاظت کرو۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی وہ حقیقی نسخہ ہے جو قرآنِ کریم نے ہمیں دیا ہے۔ جس سے آپس میں مذاہب کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے تعلق بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا اور احساسات کا خیال بھی رکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم تو ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ تم، جو بتوں کی عبادت کرنے والے ہوں ان کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو کیونکہ جواب میں وہ تمہارے خدا کو بُرا کہیں گے اور پھر اُس کے نتیجہ میں دنیا میں فساد پید ہوگا۔ اور یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو برداشت نہیں کہ حقیقی مسلمان اِس فساد میں Involve ہو۔ اور جو لوگ اس قسم کے کاموں میں ملوّث ہیں جو فساد پیدا کر رہے ہیں، چاہے مسلمان ہوں وہ اسلام کی تعلیم سے ہٹے ہوئے ہیں۔ وہ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو پیار اور محبت کی تعلیم ہے اور جہاں کہیں سختی کا حکم ہے تو وہاں امن اور سلامتی قائم کرنے کے لئے سختی کا حکم ہے۔ نہ کہ غلط قسم کے مفادات حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب کے جو بانی ہیں ان کی عزّت کرے۔ تمام مذاہب کے جو انبیاء ہیں اُن کی عزّت کرے۔ اور ہم سب انبیاء کو مانتے ہیں اور سب کی عزّت اور احترام کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم دوسرے مذاہب سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور احترام کریں تا کہ دنیا میں امن اور پیار اور محبت قائم ہو تا کہ مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور محبت اور پیار کی فضا قائم کر کے ایک دوسرے کے پیار کو جیتنے والے بنیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں بتایا کہ یقیناً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا، جو نبی بن کر آئے، جنہوں نے مذاہب کی بنیاد ڈالی وہ لوگ سچے اور نیک لوگ تھے۔ پاک اور صاف لوگ تھے۔ امن اور پیار اور محبت کرنے والے لوگ تھے۔ تب ہی تو کروڑوں انسانوں نے اُن کو مانا اور اُن کے پیچھے چلے۔ پس جب ایسے لوگ جنہوں نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کی حالت کو بدلا اور اُن کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بھی پیدا کیا اور آپس میں ایک دُوسرے سے محبت قائم کرنے کی کوشش کی تو اُن لوگوں کی عزّت اور احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس یہ ہے اِس مسجد کا مقصد اور ہر اُس مسجد کا مقصد جو جماعت احمدیہ دنیا میں قائم کرتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 206 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ مساجد مختلف شہروں میں بنتی ہیں، مختلف ملکوں میں بن رہی ہیں۔ قصبوں میں اور گاؤں میں بن رہی ہیں۔ اور ہر جگہ اِس خوبصورت تعلیم کو ہم پھیلاتے ہیں۔ اور یہی وہ خوبصورت تعلیم ہے جو مختلف قوموں میں آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی اور یہی جماعتِ احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ جہاں بھی جائیں وہاں ہر احمدی چاہے وہ افریقہ کے ممالک ہوں یا ایشیا کے ممالک ہوں یا امریکہ کے ممالک ہوں یا یورپ کے ممالک ہوں یا فار ایسٹ کے ممالک ہوں یا آسٹریلیا ہو یا ساؤتھ امریکہ ہو۔ ہر جگہ جماعت احمدیہ کی یہی خوبصورتی آپ کو نظر آئے گی کہ جماعت جہاں یہ پیغام دیتی ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اُس کی عبادت کرو وہاں یہ بھی پیغام دیتی ہے کہ آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرو۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اِن باتوں کے بعد میں جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی کہتا ہوں کہ اب یہ مسجد بننے کے بعد لوگوں کی نظریں آپ پر پہلے سے زیادہ ہوں گی۔ یہ مسجد کے دو مینار جو آپ نے کھڑے کئے ہیں یہ صرف خوبصورتی کے لئے نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ یہ پیار محبت اور امن کا اور خدائے واحد کی عبادت خدا تعالیٰ کی خاطر کرنے کا سمبل ہونے چاہئیں۔

پس ہمیشہ جب بھی اِس مسجد میں آئیں اِس سوچ کے ساتھ آئیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہے اور اُس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنا ہے۔ آپس میں بھائی چارہ کو بڑھانا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں آتے

ہوتو تمہارا مقصد وحدت کو قائم کرنا ہے اور جب وحدت قائم ہوگی تب ہی خدائے واحد کی عبادت کرنے والے بنو گے۔ اور وحدت اُس وقت قائم ہوتی ہے جب تم ایک دوسرے سے اثر لیتے ہو۔ بعض روحانی لحاظ سے کم ہوتے ہیں، بعض زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جب جماعت کے طور پر کھڑے ہو کر نمازیں پڑھ رہے ہوں گے۔ صف میں کھڑے ہوں گے ایک دوسرے کا اثر لے رہے ہوں گے۔ ایک دوسرے سے نور حاصل کر رہے ہوں گے۔ پس جب ایک دوسرے سے نور حاصل کرنا ہے تو اُس نور کا حصہ بننے کے لئے خود کوشش بھی کرنی پڑے گی۔ اور یہی کوشش کرنی ہوگی کہ میں اپنے بھائی سے بھی روحانیت لوں اور اپنے بھائی کو روحانیت دوں۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اُس کے بندوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ یہ مسجد اِن تمام مقاصد کو پُورا کرنے والی ہو اور آپ لوگ آپس کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے خدا کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اِس شہر کے ہر شخص کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور محبت اور بھائی چارہ اور پیار اور امن کی تعلیم کو اِس مسجد کے بننے کے بعد پہلے سے زیادہ اِس شہر میں پھیلانے والے ہوں۔ جزاک اللہ۔